سوال

(291) بھتیجے کےلیے وصیت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

میرا ایک بھائی اور دو بہنیں ہیں، میں صاحبِ جائیداد ہوں، یتیم بھتیجا میرے پاس رہتا ہے اور میری خدمت بھی کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنی جائیداد میں سے ۱/۳اس کے نام کر دوں کہ میرے مرنے کے بعد وہ اس کا مالک ہوگا، کیا ایسا کرنا شرعی طور پر درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

میراث کے احکام نازل ہونے سے پہلےاپنے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لے وصیت کرنا ضروری تھا، جیسا کہ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۸۰ میں ہے، احکام مواریث کے نازل ہو نے کے بعد یہ وصیت منسوخ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''اللہ تعالیٰ نے اب ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے لہٰذا کسی وارث کےلیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔''

البتہ ایسے رشتہ داروں کے لے وصیت کی جا سکتی ہے جو شرعی طور پر وارث نہ ہوں، اسی طرح راہ خیر میں خرچ کرنے کےلیے بھی وصیت کی جا سکتی ہے لیکن یہ وصیت زیادہ سے زیادہ ایک تہائی جائیدادتک کی جا سکتی ہے، اس سے زیادہ کی وصیت ناجائز ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ زیادہ سے زیادہ ایک ثلث کی وصیت کر سکتے ہواور یہ بھی بہت زیادہ ہے۔ [1]

صورت مسؤلہ میں بھتیجا یتیم ہے اور اس کا باپ فوت ہوچکا ہے، دوسرے بہن بھائیوں کی موجودگی میں اس یتیم بھتیجے کو وراثت کے طور جائیداد سے کچھ نہیں ملتا، ایسے حالات میں اگر اس کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے اسکے حق میں کل جائیداد سے ایک تہائی کی وصیت کر دی جائے تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں بلکہ ایسا کرنے سے دوگنا ثواب ملنے کی امید کی جا سکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، الفرائض، ۶۷۳۳۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

جلد4۔ صفحہ نمبر:271

محدث فتویٰ